REGD. No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ ‖ یکم تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ‖ یکم فروری ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۳۱ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی رپورٹ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ غالباً ہوا لگ جانے کی وجہ سے پرسوں ٹانگ کی درد میں کچھ اضافہ ہوگیا تھا۔ اور کچھ بے چینی بھی ہوتی رہی۔ مگر عام حالت بہتر ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل وعاجل عطا کرے۔ آمین

— واشنگٹن ۳۱ جنوری۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کے صدر جناب عبدالوہاب نے کل امریکی سینیٹ کی کارروائی دیکھی۔ سینیٹ نے آپکا پرجوش استقبال کیا۔

سوویٹ یونین کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی پالیسی میں مکمل اتفاق رائے ہوگیا

صدر آئزن ہاور اور سر انتھونی ایڈن کی بات چیت کے پہلے دور کی تکمیل

واشنگٹن ۳۱ جنوری۔ سوویٹ یونین کے بارے میں صدر آئزن ہاور اور سر انتھونی ایڈن کے درمیان امریکہ اور برطانیہ کی پالیسی پر مکمل اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ کل رات انہوں نے اپنی بات چیت کے پہلے دور میں روس کی اس پیشکش پر غور کیا۔ جسمیں امریکہ کے ساتھ دوستی کا بیس سالہ سمجھوتہ کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ ملاقات کے بعد دونوں کے ترجمانوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ دونوں لیڈر اس بارے میں پوری طرح ہم خیال ہیں کہ روس کے بارے میں مغربی طاقتوں کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ صدر آئزن ہاور نے مارشل بلگانن کی تجویز کا جو جواب دیا ہے۔ سر انتھونی نے اس کی تائید کی ہے۔ کل کے اجلاس میں مختلف بین الاقوامی اداروں کے مسائل بھی زیر غور آئے۔ ان میں شمالی اوقیانوس کا ادارہ یورپ میں کوئلے اور فولاد کے ذخیرے کا ادارہ اور ایٹمی ذخیرے کا ادارہ شامل ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک کے بارے میں بات چیت کرنے پر معلوم ہوا کہ دونوں کے نقطۂ نظر میں شدید اختلافات ہیں۔ اسی طرح مشرق بعید کے متعلق بھی دونوں کا نقطۂ نظر خاصی حد تک مختلف ہے۔ آئندہ ملاقاتوں میں ان خصوصی مسائل پر غور و فکر کا سلسلہ جاری رہے گا:

بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ۲۵ اراکین مستعفی ہوگئے

بمبئی ۳۱ جنوری۔ بمبئی شہر کو مرکزی انتظام کے تحت کرنے کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ۲۵ ممبروں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کل پونا میں پولیس نے جلسوں اور جلوسوں پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ۲۶ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ ان میں دو عورتیں بھی شامل تھیں:

مشہور امریکی سائنسدان سٹیکمین کی ربوہ میں آمد

سائنس اور زراعت کے موضوع پر معلومات افزا تقریر

ربوہ ۳۱ جنوری۔ کل صبح تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر انتظام مشہور امریکی سائنسدان ای۔ سی۔ سٹیکمین نے ۴۰ منٹ تک "زراعت اور سائنس" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ آٹھویں پاکستان سائنس کانفرنس ڈھاکہ میں امریکی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کرنے کے لئے پاکستان تشریف لائے تھے۔ آپ مینا سوٹا یونیورسٹی میں Emeritus کے پروفیسر ہیں۔ نیز آپ راک فیلڈ فاؤنڈیشن میں زراعتی امور کے مشیر بھی ہیں:

آپ نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سائنس کی موجودہ ترقی کی وجہ سے اگرچہ بہت سی مہلک اشیاء معرض وجود میں آئیں۔ تاہم سائنس کے بل پر ہی ہم اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان پر پوری طرح قابو پا سکیں۔ نیز اس دور میں جبکہ انسانی آبادی ہر سال دس کروڑ کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔ ہمارے لئے غذائی صورت حال سے نپٹنا بہت مشکل امر تھا لیکن سائنس نے اس مشکل کا حل بھی ہمیں بتا دیا ہے۔ اور ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ سائنسی تحقیقات کے نتیجہ میں تھوڑی زمین سے زیادہ غلہ حاصل کر سکیں: (باقی صفحہ ۸ پر)

ڈاکخانہ کے سیونگ بنکوں کی رقوم میں اضافہ

کراچی ۳۱ جنوری۔ ڈاکخانہ کے سیونگ بنکوں میں جو رقوم جمع کرائی جاتی ہیں۔ وہ گزشتہ سال کی نسبت دگنی ہو گئی ہیں۔ سنہ ۵۳-۱۹۵۲ء میں یہ رقوم ایک کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۴ ہزار روپے کے لگ بھگ تھیں۔ سنہ ۵۶-۱۹۵۵ء میں ۴۴ یہ ۲ کروڑ ۹ لاکھ ۹۶ ہزار ہو گئیں۔ امید ہے موجودہ مالی سال کے اختتام تک یہ رقم ۴ کروڑ سے بھی زیادہ ہوجائیگی

سپریم سوویٹ کے صدر کے نام ظاہر شاہ کا پیغام

کابل ۳۱ جنوری۔ افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ نے سپریم سوویٹ کے صدر مارشل ورشیلوف کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ پیغام میں کن امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پٹ سن کی برآمد میں اضافہ

ڈھاکہ ۳۱ جنوری۔ جوٹ ایسوسی ایشن کے تخمینے کے مطابق امسال پٹ سن کی برآمد گزشتہ سالوں کی نسبت دس فیصدی زیادہ رہے گی۔ اب تک ۲۸ لاکھ گانٹھیں دیگر بیرونی ملکوں کو اور نو لاکھ گانٹھیں ہندوستان کو برآمد کی گئی ہیں:

طلوع آفتاب اور غروب آفتاب

لاہور ۳۱ جنوری۔ آج صبح سورج ۶ بجکر ۵۵ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۴۲ منٹ پر غروب ہوگا۔ آج صبح مطلع کہیں کہیں ابر آلود تھا۔ اور سردی معمول سے قدرے کم تھی:

بغداد میں بعض مصری باشندوں پر جاسوسی کا الزام

قاہرہ ۳۱ جنوری۔ گزشتہ اتوار کو مصر نے عرب لیگ کے ایک خصوصی اجلاس میں مطالبہ کیا کہ عراق کے اس الزام کی پوری پوری تحقیق کی جائے کہ بغداد میں بعض مصری باشندے جاسوسی اور اسی طرح دوسری مخدوش قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عبدالخالق حسونہ نے کہا ہے کہ اس کے لئے باقاعدہ ایک تاریخ مقرر کی جائے گی:

مغربی پاکستان کے لئے لیگ اسمبلی پارٹی

مسلم لیگی ممبران کو سردار نشتر کی ہدایت

کراچی ۳۱ جنوری۔ پاکستان مسلم لیگ کے نئے صدر سردار عبدالرب نشتر نے مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کے مسلم لیگی ممبران کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ فوراً اپنے آپ کو لیگ اسمبلی پارٹی کی شکل میں منظم کر کے اپنا لیڈر منتخب کریں۔ سردار نشتر نے یہ ہدایت پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں کل ایک متفقہ قرارداد پاس ہونے کے بعد جاری کی۔ یہ قرارداد مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری شاہ عزیز الرحمٰن نے پیش کی تھی۔ ابو فتح میمن۔ ہاشم گزدر۔ قاضی عیسیٰ اور رشید علی نے اس کی تائید کی:

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مرزا پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا:

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم فروری ۱۹۵۶ء

دنیا تباہی سے کس طرح بچ سکتی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم رددنٰہ اسفل سافلین الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون۔

یعنی ہم نے انسان کو تمام خوبیوں کے حصول کا اہل بنایا ہے۔ مگر اس میں انتہائی پستیوں میں گر جانے کے رجحانات بھی ہیں۔ وہی لوگ ان رجحانات سے اوپر اٹھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرتوں پر ایمان لاتے اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے غیر منقطع اجر ہے۔

ان الفاظ میں انسانی زندگی کا لب لباب بھر دیا گیا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ انسان میں دونوں قسم کے رجحانات کا ملکہ پایا جاتا ہے۔ اچھائی کا بھی اور برائی کا بھی۔ برائیوں سے بچنے اور ارتقائے حیات کی تکمیل کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور اس کے بتائے ہوئے طریق پر اپنی زندگی گذارے۔ اسی طرح وہ احسن تقویم کے کمالات حاصل کر سکتا ہے۔ ورنہ وہ نفس امارہ کا غلام ہو جاتا ہے۔ اور انتہائی پستیوں میں گر جاتا ہے۔ جہاں سے نکلنا محال ہی نہیں۔ بلکہ آخرکار ناممکن ہو جاتا اور تباہی لازم ہو جاتی ہے۔

بہتر زندگی کے حصول کے لئے جو نسخہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اس میں جزو اعظم اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ مگر حصول مقصد کے لئے محض ایمان نیک اعمال کے بغیر کافی نہیں ہے۔ ایمان اگر جڑ ہے۔ تو نیک اعمال اس کے پھول اور پھل ہیں۔ جن کے بغیر پودا کوئی خاص افادیت نہیں رکھتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کا اللہ تعالیٰ پر ایمان بالکل متزلزل ہو چکا ہے۔ خاص کر مغربی اقوام کا تمام انحصار عقلیت اور مادہ پرستی پر رہ گیا ہے۔ جب ایمان کی جڑ ہی کٹ چکی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ نیک اعمال بجا لانے کی توفیق بھی منقطع ہو چکی ہے۔ اور انسان اس راستہ پر چلنے لگا ہے۔ جو اسے اسفل سافلین کی پستیوں کی طرف لیجا رہا ہے۔ چنانچہ ذیل کی خبر پتہ دیتی ہے کہ مغربی انسان جو اس وقت تمام دنیا کی رہنمائی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کھو کر آپ بھی کدھر جا رہا ہے۔ اور دنیا کو بھی کدھر لے جانا چاہتا ہے۔ فھو ھذا۔

"فوکس دل (امریکہ) ۲۳ جنوری۔ امریکی کانگرس کی ایٹمی طاقت کی کمیٹی کے ایک رکن سینیٹر جان برکر نے بتایا ہے۔ کہ امریکہ کے پاس ہائیڈروجن بموں کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے۔ جو سائنسدانوں کے کہنے کے مطابق "پوری نسل انسانی کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہے"۔ سینیٹر برکر نے یہ بات ایک ایسی دعوت میں کہی۔ جو صدر آئزن ہاور کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ کمیٹی کے سامنے ایک بڑے سائنسدان نے بیان کیا ہے۔ کہ اگر بموں کی ایک خاص تعداد استعمال کی جائے۔ تو دنیا تباہ ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد ایک اور سائنسدان کمیٹی کے سامنے پیش ہوا۔ جس نے کہا۔ کہ دنیا کو تباہ کرنے کے لئے اس سے دس گنا تعداد کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ ہمارے پاس اس وقت وہ دس گنا تعداد موجود ہے۔ سینیٹر مذکور نے متعلقہ سائنسدانوں کا نام بتانے سے انکار کر دیا"۔
(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

یہ ایک سادہ سا بیان ہے۔ جس سے مغربی اقوام کے پست رجحانات پر روشنی پڑتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ دانستہ جوان اقوام نے چنا ہے۔ بجائے تکمیل حیات کے فنا کا راستہ ہے اور اسی پر ہی بس نہیں بلکہ اپنی اس تباہ کن ہنر مندی کو فخر و مباہات کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو عقل دی تھی۔ جس علم اشیاء سے انسان کو نوازا تھا۔ اور پھر سورج۔ چاند۔ ستاروں اور ان میں جو خزانے ہیں۔ انہیں اس کے لئے مسخر کیا تھا۔ جن کے صحیح استعمال سے انسان احسن تقویم کی جنت حاصل کر سکتا تھا۔ اور اجر غیر ممنون پا سکتا تھا۔ اسی عقل اسی علم اشیاء اور مسخر خزانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اب انسان اسفل سافلین کی ایسی پستی پر پہنچ چکا ہے۔ کہ دنیا کی تباہی کا خیال بھی اس کے لئے بجائے رنج و افسوس کے باعث فخر بن رہا ہے۔

اگر یہ درست ہے۔ اور شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ امریکہ نے ایسا تباہ کن ذخیرہ مہیا کر لیا ہے۔ تو یہ بھی غیر ممکن نہیں۔ کہ کسی دن اپنی نادانی سے وہ اس ذخیرہ کو استعمال بھی کر ڈالے۔ تمام دنیا کے مادی خزانوں پر قبضہ کرنے کی حرص۔ دشمن کا خوف کہ کہیں پہلے وہ اس پر حملہ نہ کر دے۔ ایسا لمحہ ایسا اضطراری لمحہ بھی لا سکتا ہے۔ کہ تمام حزم و احتیاط جواب دے دے۔ اور کوئی سر پھرا جس کے سینے میں نیرو کا سا سفاک دل ہو۔ جس کی آج اسفل سافلین کے عام پست ماحول میں کمی نہیں۔ محض مرگ انبوہ بلکہ ہمہ فنا کا جشن منانے کی ٹھان لے۔ تو یہ ذخیرہ اس کے لئے کتنی سہولت کا باعث ہو سکتا ہے۔

اس کے باوجود اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ انسان دنیا کی تباہی نہیں چاہتا۔ وہ فطرتاً اس تباہی سے بچنے کا خواہشمند ہے۔ اور یقیناً مغربی اقوام میں ہی ہزاروں دانشمند اب اس فکر میں ہیں کہ جس طرح ہو سکے دنیا کو اس تباہی سے محفوظ کیا جائے۔ وہ اس کے لئے بڑی بڑی تدبیریں سوچ رہے ہیں۔ تجاویز نکال رہے ہیں۔ اقوام میں صلح و امن۔ محبت اور خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اقوام کی متحدہ انجمن اسی غرض کے لئے بنائی ہے۔ پسماندہ اقوام کو مدد دی جا رہی ہے۔ اسلحہ کی تخفیف پر کتنی اور مشورے ہو رہے ہیں۔ الغرض بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دنیا فنا ہونا نہیں چاہتی۔ مگر جو تجاویز سوچی جا رہی ہیں۔ وہ بھی اسی لائن پر ہیں۔ جس لائن پر چل کر وہ آج اس خطرناک صورت حال کو معرض وجود میں لانے کا باعث ہوئے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں۔ مگر اسی انداز سے جس انداز پر سوچ کر وہ دنیا کو تباہی کے کنارے پر لے آئے ہیں۔ وہ صرف دولی دنیا کے نشیب و فراز ہی کو دیکھتے ہیں۔ لیکن یہ محسوس نہیں کرتے کہ یہ لائن۔ یہ انداز فکر ہی ہے جو اسفل سافلین کی پستیوں میں پے بہ پے لا رہا ہے۔

دنیا بچ سکتی ہے۔ اور یقیناً بچ سکتی ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ انداز فکر کو بدلا جائے۔ اسفل سافلین سے نکلنے کا چارہ کیا جائے۔ اور اس نسخہ کا استعمال کیا جائے۔ جو قرآن کریم نے پیش کیا۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات۔ اسی طرح ہم نہ صرف اس تباہی سے ہی بچ جائیں گے۔ بلکہ اجر غیر ممنون بھی حاصل کر سکیں گے۔

دانشمندان مغرب کا بھروسہ صرف طاقت کے توازن پر ہے۔ مگر طاقت کا توازن اسی وقت قائم رہ سکتا ہے۔ جب ہمارے سینوں میں ہمارے دل ہمارے قابو میں ہوں۔ جب ہماری روحوں میں معاد کا خوف پیدا ہو۔ محض بموں کے خوف سے کچھ نہیں ہوگا۔

قطعات

(۱)

اللہ اللہ! یہ خود آرائی | لامکاں تک ہے جلوہ پیرائی
رکھ کے آئینۂ صفات آگے | حُسن اپنا ہے خود تماشائی

(۲)

چاندنی رات اور تنہائی | میں ہوں یا حُسن ہے تماشائی
فرق کچھ جلوہ و نظر میں نہیں | کیفِ موجِ نظر ہے رعنائی

(۳)

آہ کتنی عجیب ہوتی ہے | وہ بھی کیفیت دلآسائی
روح جب چھیڑتی ہے انساں کی | دل گداز آنسوؤں کی موسیقی

(سعید احمد اعجاز)

اعلان برائے پریذیڈنٹ و امراء صاحبان

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان مقامی رجسٹر روزنامچہ کی پڑتال نہیں کرتے۔ حالانکہ کم از کم مہینہ میں ایک بار مقامی حساب کی پڑتال کرنا ان کا فرض ہے۔ رجسٹر روزنامچہ کے ہر صفحہ پر بھی یہ ہدایت موجود ہے۔ لہٰذا اب بذریعہ اعلان ہذا گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور ہر ماہ مقامی حساب کی ضرور پڑتال کر لیا کریں۔ (ناظر بیت المال)

حج بیت اللہ کی تڑپ

؎ میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو ٭ جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری ام الکتاب (کلام محمود)

تحریک حج آپ کی اس دلی آرزو کو پورا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ صرف ایک روپیہ سالانہ چندے سے آپ اس مبارک تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ (مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہم میں سے ہر ایک کا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی محبت کا حصول ہونا چاہیئے

روحانی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ صفات الٰہیہ اور قرآن کریم کے گہرے مطالعہ کا ذوق پیدا کیا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر ہر احمدی کو خریدنی اور زیر مطالعہ رکھنی چاہیئے

— لاہور میں چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ —

مورخہ ۲۰ جنوری کو مسجد احمدیہ لاہور میں جو خطبہ جمعہ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف نے ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ میں زود نویس نہیں ہوں۔ اس لئے اگر کسی مقام پر جناب چوہدری صاحب محترم کے خطبہ کا صحیح مفہوم پیش نہ کرسکوں تو احباب مجھے معذور خیال فرمائیں۔ خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ مقیم لاہور

ایمانی اور عملی حالت کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے

بعض تمہیدی باتیں بیان کرنے کے بعد جناب چوہدری صاحب نے فرمایا مومن کو ہر وقت اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس کی ایمانی اور عملی حالت زندہ اور مستعد رہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ عمل تبھی مفید اور کامیاب ہوتا ہے۔ جبکہ اس میں تازگی یا زندگی پائی جائے۔ اور یہ کیفیت تبھی پیدا ہو سکتی ہے جب ہم ہمیشہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہیں کہ اگر ہماری طبیعت کسی نیکی سے ہچکچاتی ہے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے تئیں جبر کرکے بھی اپنے آپ کو اس پر آمادہ کریں۔ اور بہرصورت اسے بجالائیں۔ حتےٰ کہ اس میں خوشی اور بشاشت حاصل ہو جائے اور یہ ابتدائی مرحلہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رضا کا مرحلہ قرار دیا ہے۔ پھر آگے قدم اٹھے گا تو ایک ذوق اور خواہش پیدا ہوگی۔ جس سے نیکی کے کام سرانجام دینے کی طرف خود بخود رغبت پیدا ہوگی۔ پھر تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ ذوق اور خواہش کے بعد اللہ تعالیٰ راحت پیدا فرمائے گا۔ جس سے طبیعت خود بخود نیکی کے کاموں کی طرف کھچی چلی آئے گی۔

اس موقعہ پر مکرم چوہدری صاحب نے مثنوی مولانا روم سے ایک مثال پیش فرمائی کہ مجنوں ایک دفعہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر اس جگہ جانا چاہتا تھا۔ جہاں لیلےٰ کے قبیلہ کا قیام تھا۔ مگر اس نے دیکھا کہ وہ اونٹنی کو آگے ہانکتا ہے۔ مگر اونٹنی پیچھے کو ہٹتی ہے۔ اس پر وہ حیران ہو کر سوچنے لگا کہ اونٹنی ایسا کیوں کرتی ہے تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد اسنے دیکھا کہ اونٹنی کا بچہ پیچھے ہے۔ جس کی کشش اسے آگے نہیں جانے دیتی۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مثال اس لئے دی ہے۔ کہ انسان کا نفس یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات میں ملوث رہے۔ لیکن روحانی ترقی کی خواہش اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ سفلی خواہشات کو ترک کرکے اعلیٰ روحانی مقاصد کے حصول کے لئے آگے قدم بڑھائے۔ پس انسان کے نفس اور اس کی اعلیٰ روحانی خواہشات میں ایک کشمکش جاری رہتی ہے۔ جو اسے کبھی ایک طرف کھینچتی ہے۔ اور کبھی دوسری طرف۔ لیکن جو شخص استقلال کے ساتھ نیکی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔ اس پر ایک وقت ایسا آجاتا ہے جبکہ اس کی طبیعت خود بخود نیک کاموں کی طرف کھچی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو بستر سے اٹھ کر باہر چلے جاتے تھے۔ ایک دفعہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں دیکھوں تو سہی حضور کہاں جاتے ہیں۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے چل پڑی۔ دیکھا کہ حضور بقیع میں تشریف لے گئے ہیں اور دعا میں مشغول ہو گئے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر واپس آگئی۔ کچھ دیر بعد حضور بھی واپس تشریف لائے اور میرے پاس آکر لیٹ گئے۔ میرے سینہ پر ہاتھ رکھا اور پھر مسکرا کر فرمایا عائشہ! دیکھو ہر انسان کے اندر ایک شیطان ہوتا ہے۔ جو اسے بدی پر اکساتا رہتا ہے لہذا اس سے ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہیئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے اندر بھی شیطان ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہے تو بے شک لیکن میرا شیطان مسلمان ہو چکا ہے وہ مجھے نیکی کا ہی حکم دیتا ہے۔ بدی کا حکم نہیں دیتا۔ پس انسان کو ہر وقت شیطان سے چوکنا اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ہر انسان کا اصل مقصود یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ پیوند کو جوڑے۔ اور اس مقصد کے حصول کی اصل جڑ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جمال اور جلال ہر وقت اس کے ظرف اور فہم کے مطابق اس کو ردکشش کئے ہوئے ہو۔ جب تک انسان کے اندر یہ کیفیت پیدا نہ ہو۔ ایمان انسان کے دل میں گڑتا نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ایسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے۔

مولوی قطب الدین صاحب اور انکی اہلیہ صاحبہ مرحومہما

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی —

چند دن ہوئے حکیم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ کا جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ اور ان کے ساتھ ہی خود مولوی صاحب مرحوم کا جنازہ بھی (جو چند سال قبل فوت ہوئے تھے) پنڈی سے ربوہ آیا۔ اور اس طرح یہ دونوں میاں بیوی اکٹھے ہی مقبرہ موصیاں ربوہ میں دفن ہوئے۔ مولوی صاحب کی بیوی کی وفات سے حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی یاد تازہ ہو گئی۔ کیونکہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کا بہت مخلصانہ تعلق تھا۔ حضرت اماں جان رض جب کبھی اس طرف کو سیر وغیرہ کے لئے جاتی تھیں۔ تو ان کے گھر میں جھانک کر ان کو بھی ساتھ جانے کے لئے بلا لیتی تھیں۔ اور اکثر اوقات حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے لئے اپنے گھر سے مکھن اور لسی اور سرسوں کا ساگ اور مکئی کی روٹی اور گنے کے رس کی کھیر وغیرہ لایا کرتی تھیں۔ اور اماں جان رض ان کا یہ تحفہ بڑی محبت اور شکریہ کے ساتھ قبول کرتی تھیں۔ اور اکثر فرمایا کرتی تھیں۔ کہ ان کی چیز بڑی صاف اور ستھری ہوتی ہے۔ مرحومہ بہت سادہ مزاج عورت تھیں۔ اور حضرت اماں جان ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بہت اخلاص رکھتی تھیں۔

اسی طرح ان کے شوہر مولوی قطب الدین صاحب مرحوم بھی قدیم اور مخلص احمدیوں میں سے تھے حتیٰ کہ ایک دفعہ انہوں نے فرمایا کہ جس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرتہ پر سرخ روشنائی کے چھینٹے پڑنے کا نشان ظاہر ہوا (یہ غالباً ۱۸۸۴ء کا واقعہ ہے) اس دن میں بھی قادیان میں موجود تھا۔ مولوی صاحب جب تک ہجرت کرکے قادیان میں نہیں آگئے۔ وہ احمدیت کی تبلیغ میں والہانہ رنگ میں مصروف رہتے تھے۔ انہیں بسا اوقات مخالفین کی طرف سے مار پڑتی دکھ دیئے جاتے۔ اور گالیاں ملتیں۔ مگر یہ بندۂ خدا ان سب تکلیفوں کو برداشت کرکے دن رات تبلیغ میں لگا رہتا تھا۔ قادیان کی ہجرت کے بعد مولوی صاحب مرحوم نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شاگردی اختیار کی۔ اور بہت جلد اچھے طبیب بن گئے۔ اور قادیان کے ماحول میں اور خصوصاً سکھوں میں ان کی طب خوب چمک گئی تھی۔ اس سے قبل ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طب کی تعلیم کے لئے مولوی محمد شریف صاحب امرتسری کے پاس بھی ان کی سفارش کی تھی۔ جو بہت مشہور طبیب تھے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگوں کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کی اولاد کو ان کی نیک صفات کا وارث بنائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی قطب الدین صاحب کی اہلیہ کی وفات کی اطلاع پاکر جو ہمدردانہ تار ان کے لڑکے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو بھجوانے کے لئے نوٹ کروائی تھی اس میں دعائیہ کلمات کے علاوہ یہ الفاظ بھی لکھے تھے کہ:۔

"مرحومہ ایک طرف حضرت مسیح موعود اور حضرت ام المومنین اور دوسری طرف موجودہ نسل کے درمیان ایک قدیم کڑی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر برکات نازل کرے"

فقط والسلام خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۸/۱/۵۶

جب کہ انسان صفات الٰہیہ کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس کی شفقت اور اس کے احسانات اور اس کے انعامات و اکرام اپنے ذہن میں بار بار لاتا رہے اور اس کے فضلوں پر غور کرتا رہے پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا بڑا اہم ذریعہ یہ ہے کہ انسان اس ہدایت کو سامنے رکھے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملی ہے

دینی علم کی اہمیت

لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ان تمام باتوں کو حاصل کرنے کے لئے دینی علم کا حاصل کرنا ضروری ہے اور علم ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق ہی حاصل کر سکتا ہے۔ میری مراد اس سے یہ نہیں ہے کہ جب تک انسان اعلیٰ علوم حاصل نہ کرے۔ وہ خدا تعالیٰ کو پا ہی نہیں سکتا۔ بلکہ میری مراد یہ ہے۔ کہ ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق صفات الٰہیہ کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ پھر وہ دیکھے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے خود رستے کھول دیتا ہے۔

سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے جناب چوہدری صاحب نے فرمایا۔ کہ انسان کو دینی علم کے حاصل کرنے میں بڑی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کا آسان طریق یہ ہے۔ کہ انسان میں جتنی استعداد ہو۔ اسی کے مطابق قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرے اور اس سلسلہ میں پہلے کوئی اگر مشکل تھی۔ تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر شائع ہونے سے وہ حل ہو چکی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری جماعت اس طرف ضرور توجہ کرے گی۔

قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے اہل زبان ہونا ضروری نہیں

ممکن ہے بعض احباب کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ عربی چونکہ ہماری مادری زبان نہیں اسلئے ہم عربوں کی طرح قرآن کریم کے معانی کو نہیں سمجھ سکتے۔ مگر یہ خیال غلط فہمی پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے اہل زبان ہونے کی نسبت اللہ تعالیٰ سے محبت اور عشق کا تعلق پیدا کرنا زیادہ ضروری ہے۔ میں عموماً اپنی مثال بہت کم پیش کیا کرتا ہوں لیکن اس موقع پر تحدیث نعمت کے طور پر میں اپنی مثال پیش کر دیتا ہوں۔ کہ عرب حکومت کے وزیر نے جو میرے دوست ہیں۔ اور جن سے اکثر یونائیٹڈ نیشنز میں ملنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ ایک موقعہ پر فرمایا کہ میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں کہ قرآن کریم شراب میں حرام ہے۔ اور میں اسلئے پیتا بھی نہیں ہوں لیکن ایک آیت کے معانی کے متعلق مجھے انشراح نہیں۔ اور وہ آیت میں آپ سے سمجھنا چاہتا ہوں میں نے کہا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ تو اہل زبان ہیں۔ میں آپ سے بڑھ کر کیسے سمجھ سکتا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ صحیح ہے کہ میں اہل زبان ہوں۔ لیکن اسکے باوجود بھی میں سمجھتا ہوں کہ قرآن آپ مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ پھر اس نے خود ہی قرآن شریف نکال کر ایک آیت پڑھ کر سنائی جس میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنے انعامات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہم نے انگور پیدا کیا۔ جس سے تم الکحل تیار کرتے ہو۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ جب اللہ تعالیٰ الکحل کو نعمت قرار دیتا ہے۔ تو پھر اسے استعمال کیوں نہ کیا جائے۔ میں نے کہا یہ بالکل درست ہے کہ الکحل ایک نعمت ہے۔ لیکن کیا ہر نعمت کے استعمال کے معنی یہی ہیں کہ اسے پیا جائے؟ کیا الکحل پینے کے سوا اور ہمارے کسی کام نہیں آتا؟ کیا موجودہ زمانہ میں سائنس نے جو ترقی کی ہے۔ اس میں الکحل کا کچھ کم دخل ہے؟ پس الکحل کا استعمال منع نہیں ہاں بعض رنگ میں اس کا استعمال منع ہے۔ کسی چیز کے استعمال کے یہ معنی تو نہیں کہ اس کا برا استعمال بھی جائز ہے۔ کہنے لگے۔ میری تسلی ہو گئی ہے۔ اور اب مجھ پر اس آیت کا مفہوم واضح ہو گیا ہے۔

آپ نے فرمایا پس ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے کہ عربی ہماری مادری زبان نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت ہو۔ تو وہ خود بخود انسان کے رستہ کو کھولتا چلا جائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ قرآنی حقائق و معارف

اس وقت ہماری خوش قسمتی ہے کہ اردو زبان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ارشاد فرمودہ قرآن کریم کی تفسیر شائع ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ قرآنی حقائق و معارف کی مثال کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا قادیان کے زمانہ کی بات ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا کہ قرآن کریم

سے ثابت ہے کہ زمین اپنے محور کے گرد گھومتی ہے۔ لیکن اسے واضح طور پر کیوں بیان نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا ہر بات میں ایک حکمت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر حقیقت کو ایسے طور پر بیان کرتا ہے۔ کہ جب وہ سامنے آجاتی ہے۔ تو پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ مطلب کیا تھا لیکن وہ پردہ بھی رکھتا ہے۔ تا لوگ بجائے روحانیت کی طرف توجہ کرنے کے انہی مسائل میں الجھ کر نہ رہ جائیں حالات کے مطابق صداقت خود چمک اٹھتی ہے۔

مثلاً سورۃ تبت یدا ابی لہب وتب ہے مفسرین نے اس کی تفسیر کو ایک خاص دشمن کے واقعہ کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو ابوجہل عبد العزیٰ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا زیادہ دشمن تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس سورۃ کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ کہ یہ پہلے سے زیادہ موجودہ زمانہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ ما اغنیٰ عنہ مالہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ دشمن رسول بہت بڑا مالدار آدمی تھا۔ اور عبد العزیٰ تو کوئی بڑا مالدار آدمی نہیں تھا۔ اس سے تو ابوجہل ہی زیادہ مالدار تھا۔ پس اس سے مراد اس زمانہ کے سرمایہ دار ہیں۔ یا ایسی قوم مراد ہو سکتی ہے جس کے اموال کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھتی ہوں۔ میں زیادہ تفصیل بیان کر کے آپ کے ذوق کو کم نہیں کرنا چاہتا۔ بہت جلد انشاء اللہ یہ تفسیر شائع ہو جائے گی۔ آپ ضرور اس کا مطالعہ کریں

آخر میں جناب چوہدری صاحب نے فرمایا کہ احمدی کو پہلے علم حاصل کرنے کے لئے اور پھر اسے تازہ کرنے کے لئے بار بار قرآن کریم پڑھنا چاہیئے۔

ہر احمدی طالب علم کو مدرسہ چھوڑنے سے پہلے قرآن کریم کا کم سے کم سادہ ترجمہ ضرور آجانا چاہیئے۔ آگے تفسیر ان کے ذوق اور علم کی وسعت پر مبنی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ علم قرآن کے حصول میں جو کمی آ چکی ہے۔ اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔

جلسۂ یوم مصلح موعود

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۹۵۶ء کو بروز سوموار اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذوق و شوق سے اور پوری تنظیم اور وقار کیساتھ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کریں

(ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

تفسیر کبیر کی اہمیت

آپ نے فرمایا اب جو حصہ تفسیر کا چھپے گا اس کا حجم کم ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ زیادہ حجم کی وجہ سے ہم نہیں پڑھ سکتے انہیں بھی اب پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ پھر جس طرح سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ اسی طرح آخری تین سورتیں جن کی تفسیر اب شائع ہو رہی ہے۔ ان میں بھی قرآن کریم کو خلاصہ کے طور پر دہرا دیا گیا ہے۔ اس کی قیمت غالباً پانچ روپے ہوگی۔ ہر گھر میں اس کا ایک نسخہ ضرور ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہر نوجوان کو اپنی تفسیر خود خریدنی چاہیئے۔ تفسیر کبیر کا جو حصہ پہلے شائع ہوا تھا۔ اس کے نایاب ہو جانے پر بعض غیر احمدیوں نے بھی اسے سو سو روپیہ تک خرچ کر کے حاصل کیا تھا۔ حالانکہ پہلے اس کی قیمت صرف پانچ روپے تھی۔ لیکن اس وقت وہ چونکہ اس تفسیر کی قدر سے ناواقف تھے۔ اسلئے وہ خرید نہ سکے۔ لیکن ہماری جماعت کا تو ہر فرد اس کی قدر و قیمت سے آگاہ ہے۔ اسلئے ہماری جماعت کے ہر فرد کے پاس اس کا ایک ایک نسخہ ضرور ہونا چاہیئے

آخر میں آپ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو بھی کہ جو امانت اس نے ہمارے سپرد کی ہے۔ ہم اسکو دنیا تک پہنچانے کے لئے اپنی آخری کوشش تک صرف کر دیں در حقیقت اس وقت تک ہم خدا تعالیٰ کی رضا کو نہیں پا سکتے۔ جب تک کہ ہم اس کی نازل کردہ ہدایت کو تمام دنیا میں پھیلا نہیں دیتے۔ اور اگر ہم نے پیغام حق پہنچانے میں غفلت کی۔ تو دنیا تو پھر بھی ہدایت کو قبول کرے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا کو ہدایت دینے کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ لیکن اس صورت میں ہم خدا تعالیٰ کے حضور سے کسی انعام پانے کے مستحق نہیں ہوں گے۔

پس آئیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرض کو پہنچاننے کی توفیق عطا فرمادے اور غفلت اور سستی سے بچائے۔

سچے احمدی کی دلی خواہش

ہر سچے اور مخلص احمدی کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اس تک جلد سے جلد پہنچتے رہیں اور وہ ان سے مستفید ہوتا رہے۔

اخبار الفضل آپ کی یہ خدمت شروع سے بجا لا رہا ہے۔ اسکے خریدار بنیئے اور اپنی دلی خواہش کو پورا کیجیئے۔

ایک مہاجر نوجوان کی دیانت و امانت کی قابل تقلید مثال

اور یونائیٹڈ بس سروس کی فرض شناسی

(از مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی وکیل الزراعت)

۱۲ر جنوری ۱۹۵۶ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے خاکسار یونائیٹڈ بس لمیٹڈ گروپ اے کی بس پر ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ ربوہ پہنچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ میرا ایک بیگ جس میں دو ہزار روپیہ سے زیادہ مالیت کا سامان تھا۔ چھت پر موجود نہیں ہے۔ میں اسی بس پر سرگودھا گیا۔ اور جناب شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ مالک یونائیٹڈ بس سروس کو ملا۔ انہوں نے فی الفور پوری توجہ سے تحقیقات شروع کر دی۔ لاہور فون کیا۔ ڈرائیور اور کلینر سے پوچھ گچھ کی اور سمجھا کہ انہیں سراغ مل گیا ہے۔ بس کے کلینر نے انہیں بتایا۔ کہ اس نے یہ سامان پنڈی بھٹیاں ایک شخص کو اتار کر دے دیا تھا۔ مکرم پراچہ صاحب نے کار کا انتظام فرمایا۔ ہم اس پر روانہ ہونے والے تھے۔ کہ ان کے گھر سے پیغام آیا۔ کہ بیمار ہیں۔ پراچہ صاحب بغیر گھر جانے کے سامان کی تلاش کے لئے روانہ ہو گئے۔ اتفاق سے ان کے سکرٹری میاں عبدالرزاق صاحب کا بچہ بھی بیمار تھا۔ اور وہ رخصت پر تھے۔ لیکن پراچہ صاحب کی فرض شناسی کی روح معلوم پڑتا ہے۔ کہ ان کے عملہ کے اکثر ارکان میں بھی کارفرما ہے۔ وہ بھی ہمراہ روانہ ہو لئے۔ ڈرائیور اور کلینر بھی ساتھ تھے۔ ہم پنڈی بھٹیاں پہنچے۔ جس شخص کی نشاندہی کی گئی تھی۔ وہ جلال پور کی طرف جا چکا تھا۔ ہم وہاں گئے۔ وہاں جا کر پتہ چلا۔ کہ وہ ایک گاؤں میں چلا گیا ہے۔ جو وہاں سے آٹھ دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ پراچہ صاحب کے مشورہ سے ہم رسول پور گئے۔ اور وہاں کے رئیس چودھری محمد شریف صاحب تارڑ کو ہمراہ لیا۔ کچی سڑک پر سے اس موضع میں پہنچے۔ اور جس شخص کی نشاندہی کی گئی تھی۔ اسے ملے۔ لیکن اس نے صاف انکار کیا۔ بعض اعلیٰ افسران کے دورہ کے باعث سب انسپکٹر صاحب پولیس پنڈی بھٹیاں بھی وہاں تھے۔ انہوں نے کلینر سے پوچھ گچھ کروائی۔ اور اس نے بتایا کہ حقیقتاً یہ سامان اس نے خانقاہ ڈوگراں میں فلاں شخص کو دیا تھا۔ ہم وہاں گئے۔ لیکن یہ کہانی بھی غلط ثابت ہوئی۔ کلینر مختلف بیان دیتا رہا۔ اور ہمیں رات اِدھر اُدھر پھراتا رہا۔ ہم بالآخر ۲۲ کی صبح کو ربوہ پہنچے۔ لیکن میرے قلب پر مکرم پراچہ صاحب کی فرض شناسی کا گہرا اثر تھا۔ اور میں تہِ دل سے ان کا ممنون ہوں۔ وہ آسانی سے میری توجہ اس نوٹس کی طرف مبذول کروا سکتے تھے۔ جو ان کی بس اور عام دوسری بسوں میں لگا ہوا ہوتا ہے۔ کہ "سواری سامان کی حفاظت کی خود ذمہ دار ہے۔" یا کوئی اور عذر پیش کر سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میں پراچہ صاحب کو رخصت کر کے گھر کے اندر آیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سامان بالکل محفوظ حالت میں پہنچ گیا ہے۔ الحمد للہ۔ واقعہ یہ ہوا۔ کہ شاہدرہ سے کچھ اس طرف ایک گاؤں کوٹ عبد المالک ہے۔ بس جب وہاں سے گذر رہی تھی۔ تو بیگ چھت پر سے لڑھک کر نیچے گر پڑا۔ اس سے تھوڑے فاصلہ پر ہی ایک نوجوان کھڑا تھا۔ جس کا نام محمد اسلم ہے۔ یہ میٹرک پاس ہیں۔ جالندھر کے مہاجر ہیں۔ پرائمری سکول کوٹ عبد المالک میں جونیر ٹیچر ہیں۔ رات کو تقریباً ساڑھے بارہ بجے ماڑی انڈس ٹرین پر سامان لے کر ربوہ پہنچے۔ میرے مکان کا پتہ پوچھا۔ اور سامان اٹھائے آ دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ جب بیگ بس پر سے گرا۔ تو بس والوں کو اس کا کوئی علم نہ ہوا۔ وہ چلتی ہوئی دور نکل گئی۔ میں آگے بڑھا۔ دیکھا۔ کہ ایک نفیس خاصہ وزنی بیگ ہے۔ جس پر کوئی تالا لگا ہوا نہیں ہے۔ زیپ سے ہی کھلتا ہے۔ ہینڈل کے قریب ایک خانہ تھا۔ جس میں مالک کے نام و پتہ کا کارڈ لگا تھا۔ میں نے اس بیگ کو اٹھایا۔ اور اپنے سکول میں لے گیا۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ میں اسے اس کے مالک تک پہنچا دوں گا۔ اڑھائی بجے سہ پہر سکول بند ہوا۔ تو میں بیگ اٹھا کر سڑک پر آیا۔ کسی بس میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر نہ ملی۔ میں شاہدرہ گیا۔ ماڑی انڈس ٹرین پر سوار ہو کر ربوہ پہنچا۔ ہم نے اسلم صاحب سے پوچھا۔ کہ کیا آپ نے اس بیگ کو کھول کر نہ دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا نہیں اس لئے کہ تا اگر اس میں بہت قیمتی سامان ہو۔ تو میرے نفس میں لالچ پیدا نہ ہو جائے۔ بلکہ میں اس کو گھر بھی نہ لے گیا۔ تا میری بہنیں ہی اسے کھولنے پر اصرار نہ کریں۔

اسلم صاحب جب آدھی رات کے وقت یہاں پہنچے۔ تو وہ بھوکے تھے۔ سردی سے ٹھٹھرے ہوئے تھے۔ لیکن خوش تھے کہ انہوں نے مالک کے ہاں سامان پہنچا دیا۔ بے شک انہوں نے اعلیٰ درجہ کی دیانت و امانت اور حسن شہریت کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول کرے۔ اور اپنی دائمی رضا کی راہ کی طرف رہنمائی بخشے۔ آمین۔

بقایا داران موصی ادائیگی بقایا کی طرف بلند توجہ دیں

جن موصی احباب کی طرف سے اصل آمد سال ۱۹۵۴ء ۵۵ء کی اطلاع دفتر کو مل چکی ہے۔ ان کی خدمت میں ان کے حسابات سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ لیکن بقایا داران اصحاب نے ادائیگی بقایا کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔ جو نہایت قابل افسوس ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا انہیں اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ وہ جلد از جلد بقایا صاف کرنے کی کوشش فرماویں گے جو اصحاب یکمشت ادائیگی نہ کر سکیں۔ وہ مناسب قسط سے ادائیگی کرنی شروع کر دیں۔ اور اس کی منظوری مجلس کارپرداز سے حاصل کر لیں۔ سیکرٹری صاحبان مال بھی وصولی بقایا کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل کا مصلح موعود نمبر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ نمبر ۸ر فروری ۵۶ء کو نکل آئے گا۔ ایجنٹ حضرات ابھی سے مطلع فرمائیں کہ انہیں خاص نمبر کی کس قدر کاپیاں درکار ہوں گی۔ نیز مشتہرین حضرات بھی جلد آرڈر دے کر اپنے اشتہاروں کے لئے جگہ محفوظ کرا لیں۔ اس کی قیمت صرف چار آنے ہو گی

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد چودھری محمد علی خاں صاحب آف کریام ضلع جالندھر حال سیکرٹری انجمن احمدیہ چک نمبر ۲۶ اسلام آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مورخہ $\frac{1}{56}$ ۱۲ کو وفات پا گئے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد علی خاں۔ اپر ڈویژن کلرک چک نمبر ۲۶ اسلام آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

(۲) مورخہ $\frac{1}{56}$ ۲۸ کو میرے والد سید محمد عبد اللہ صاحب پھلوری حال چک چھمرہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ وفات پا گئے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید عبید اللہ شاہ جنرل مرچنٹ چک چھمرہ۔

(۳) منشی علی گوہر خاں صاحب ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نہایت جوشیلے احمدی تھے۔ انہی کی مساعی سے ہم تک احمدیت کا نور پہنچا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ مرحوم پاکپتن ضلع منٹگمری میں $\frac{1}{56}$ ۱۱ کو فوت ہوئے۔ چودھری محمد الدین پٹواری ہر شاگرد مرحوم۔

دعائے نعم البدل

عزیزم محمد سعید صاحب کا لڑکا رشید احمد بعمر اڑھائی سال مورخہ $\frac{1}{56}$ ۲ بعد دوپہر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم محمد سعید صاحب کا یہ تیسرا فرزند تھا۔ جو فوت ہوا۔ احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ لڑکے کے والدین اور دیگر اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کو اولاد نرینہ سے نوازے۔ خاکسار غلام ہادی ریٹائرڈ کنسٹیبل پولیس گوجرہ

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۹ر جنوری ۵۶ء کے صفحہ ۸ پر "اعانت الفضل" کے عنوان سے جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں "کامیاب تعلیمی واپسی" کے الفاظ غلطی سے شائع ہو گئے ہیں۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (مینیجر)

جلسہ سالانہ کے متعلق احباب کا فرض

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال کا جلسہ سالانہ بھی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اور ایک مرتبہ پھر اللہ تعالیٰ نے احباب کو اپنے پیارے امام کی زیارت نصیب کی اور انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات اور دوسرے علمائے کرام کی ایمان افروز تقاریر سننے کا ایک اور موقع میسر آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن اس سلسلہ میں مہمانوں کے قیام اور طعام کے لئے جو انتظامات کئے گئے تھے ان کے اخراجات کا معتدبہ حصہ ابھی قابل ادا ہے۔

پس احباب سے التماس ہے کہ جن دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مہمانوں کی مہمان نوازی میں ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ وہ یہ خیال نہ فرمائیں کہ جلسہ سالانہ ہو چکا۔ اب اس چندہ کے ادا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ جتنی جلدی ہو سکے یہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں تا اخراجات پورے ہو سکیں۔

خاکسار نے دو سوا دو سو کے قریب بڑی بڑی جماعتوں کے چندہ جلسہ سالانہ کی وصول کا جائزہ لیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک چوتھائی جماعتوں نے اس چندہ کے سال رواں کے پہلے آٹھ مہینوں کا تدریجی بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ بلکہ بعض جماعتیں تو تمام سال کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر چکی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی بہت کم ہے۔ یا انہوں نے اس چندہ کی طرف کماحقہٗ توجہ ہی نہیں کی اور چند جماعتوں کی طرف سے تو اس مد میں اس سال کوئی رقم داخل خزانہ نہیں ہوئی۔

اب موجودہ مالی سال کے صرف چند مہینے رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے جنہوں نے سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ پورا نہیں کیا یا ان کے ذمہ پچھلے سالوں کے بقائے ہیں التماس ہے کہ پوری محنت اور توجہ کے ساتھ اس چندہ کی وصولی کر کے سال ختم ہونے سے پہلے اپنا فرض ادا کریں۔

بعض جماعتوں کے عہدیدار یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اس چندہ کی وصولی مشکل ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جماعتوں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو سو فیصدی چندہ وصول کر لیتی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ بعض جماعتوں ایسی ہی اس کی وصولی ہو۔ اگر ان گذرے سوائے اس کے کہ ایسی جماعتوں کے عہدہ دار چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت اپنے احباب پر واضح کرنے کی کوشش نہ کرتے ہوں۔

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور ایک ایسے اجتماع پر صرف ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہزاروں ہزار نفوس بیک وقت ہدایت اور تزکیہ نفس حاصل کرتے ہیں۔ اس کی شرح ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ ہے یا سالانہ آمدنی کا ایک سو بیسواں حصہ خواہ کوئی دوست یکمشت ادا کر دیں یا باقساط ادا کریں۔ لیکن سال کے اندر کل رقم ادا ہونی ضروری ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ بعارضہ ٹی۔ بی سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

شیخ عبد الرشید سرگودھا

(۲) میرے ایک غیر احمدی دوست محترم ملک نقیر محمد صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ نہر ریاست بہاولپور زمیندار چک ۱۰۸ اے نواں کوٹ تحصیل خانپور کی صاحبزادی چند دنوں سے بعارضہ مالیخولیا بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

(سرور رحمت اللہ قادیانی سردار واشنگ فیکٹری ربوہ)

(۳) خاکسار ایک تنازعہ کی وجہ سے عرصہ دراز سے پریشان ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نقصان سے محفوظ رکھے اور کامیابی عطا فرمائے آمین خواجہ ثناء اللہ تاجر گلگت

(۴) میری پھوپھی صاحبہ بعارضہ کینسر عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ چند روز تک اپریشن ہوگا۔ احباب اور درویشان قادیان سے التماس ہے کہ محترمہ پھوپھی صاحبہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر علی ظفر ربانی۔ بورڈ کیپلے ملتان

(۵) خاکسار اور میرا ایک دوست ظفر اقبال مڈل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (فیض محمد خاں ٹیپو جماعت ہشتم جابکے

(۶) میرا چھوٹا بھائی امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے آمین قاضی محمد نصیر الدین بمقام آدم والی گوجرانوالہ

(۷) میرے والد محترم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الغفور خاں کڑک احمدی)

ریویو آف ریلیجنز مفت پڑھیئے

علمی ذوق رکھنے والے ایسے احباب جو ریویو آف ریلیجنز' انگریزی کے مطالعہ کا نہ صرف خود شوق رکھتے ہیں۔ بلکہ انگریزی زبان میں قرآن مجید و احادیث کے علاوہ دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا جذبہ بھی اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ لیکن اپنی مالی مشکلات کے باعث تبلیغ اسلام کے اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکتے ہیں۔ اگر ریویو کو صرف دس خریدار مہیا فرما دیں۔ تو رسالہ ان کے نام یا جس ایڈریس پر وہ رسالہ بھجوانا چاہیں۔ سال بھر کے لئے مفت جاری کر دیا جائے گا۔ ایسے احباب دفتر ایڈیٹر ریویو میں اپنے نام رجسٹرڈ کروالیں۔ تاکہ ریویو کی نئی جلد یعنی جنوری ۵۶ء سے رسالہ انہیں مفت دیئے جانے کی گنجائش رکھی جا سکے۔ بعد میں جلد نامکمل رہنے کی صورت میں افسوس رہے گا۔

ریویو کی پرانی جلدیں جو اسلامی لٹریچر کا انگریزی ادب میں قیمتی سرمایہ ہیں نایاب ہونے کے باعث کافی قیمت پاتی ہیں۔

(ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی)

مسئلہ زکوٰۃ سے ہر ایک کو آگاہ کیا جائے

جماعت احمدیہ کے صاحب نصاب احباب باقاعدگی سے ہر سال زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں جن کو نظارت ہذا کے اعلانات کا علم ہو جاتا ہے وہ بھی اپنی جائداد کا حصہ زکوٰۃ خود بخود ادا کر رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر بیشتر حصہ ایسے احباب کا ابھی باقی ہے جن کو مسئلہ زکوٰۃ کا غالباً علم نہیں دیا گیا۔ صدران جماعت مہربانی کر کے ایسے احباب کو مسئلہ زکوٰۃ سے مطلع کر کے ان کی مدد فرمائیں۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ کو بھی اس طرف توجہ دلائی جائے۔ ٹریکٹ مسئلہ زکوٰۃ نظارت ہذا سے حاصل کیا جا سکتا ہے

(ناظر بیت المال ربوہ)

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں!

(۱) تمام جماعتوں کو فارم تشخیص آمد بابت بجٹ سال ۵۷-۱۹۵۶ء ارسال کرائے گئے ہیں۔ سیکرٹریان مال و دیگر عہدہ داروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بجٹ جلد از جلد تشخیص ہو کے غائت ۳۱/۵۶ء مرکز میں ارسال فرمائیں اس میں تساہل نہ ہو۔

(۲) جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اس امر کی سختی سے پابندی کریں کہ کسی قسم کا کوئی چندہ بغیر رسید کاٹے وصول نہ کیا جائے نیز مثنیٰ رسید بکیں سیکرٹران بیت المال کی پڑتال کے بعد مرکز بھجوانی جانی ضروری ہیں۔ لہٰذا براہ مہربانی سیکرٹریان مال آئندہ مثنیٰ رسید بکیں بعد پڑتال کے جلد مرکز میں بھجوایا کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

حافظ شیخ محمد صاحب نابینا نڈھالوی جو قادیان میں مہمان خانہ میں رہا کرتے تھے کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ جس دوست کو ان کا علم ہو دفتر امور عامہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

(ناظر امور عامہ ربوہ)

تحریک حج کی برکات

بعض احمدی دوستوں نے بیان کیا ہے کہ وہ خدام کی تحریک حج کے نتیجہ میں ہر ماہ کچھ نہ کچھ رقم خاص حج بیت اللہ کے لئے پس انداز کرتے ہیں۔ آپ بھی تحریک حج سے استفادہ فرمائیے

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

وصایا

وصایا منظورہ سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۵۰:۔ میں مسمی امام الدین ولد مستی سمند بخش قوم سیال پیشہ بال میکر عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ ڈاکخانہ گندم منڈی ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان پختہ واقعہ محلہ حاجی پورہ جس کا رقبہ اڑھائی مرلہ ہے۔ جس کی قیمت اندازاً مبلغ پندرہ صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے بعد میری مزدوری کی آمدنی اوسطاً قریباً مبلغ ۴۰/- روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود امام الدین موصی محلہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ بقلم خود علی محمد موصی اصحابی انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ صوفی محمد عبداللہ پریذیڈنٹ حلقہ حاجی پورہ سیالکوٹ۔

نمبر ۱۴۲۳۹:۔ میں دوست محمد مہاجر ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم ڈوگر پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن چک ۲۳۲ باوے والا (سابق اجمیر ضلع ہوشیار پور) ڈاکخانہ چک ۲۳۲ R.B رسالی والا ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں موضع اجمیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور کا مہاجر ہوں اور اس وقت مجھے اپنی سابقہ سکونت کی زمین کے عوض چک ۲۳۲/R.B باوے والا ضلع لائلپور میں دو کیلے زرعی اراضی قسم نہری الاٹ ہے۔ اس کے علاوہ میرا کچھ دکانداری کا کاروبار ہے۔ زمینداری اور دکانداری کی آمدنی کا سالانہ اندازہ مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اپنی اس آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور میں یہ حصہ آمد انشاء اللہ العزیز ششماہی یا سالانہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کر دی ہے کہ سند ہے

العبد:۔ دوست محمد بقلم خود۔

گواہ شد:۔ چوہدری نور محمد احمدی چک ۲۳۳/R.B کوٹھی جھنڈا سنگھ ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ

نمبر ۱۴۲۳۸:۔ میں نور محمد مہاجر ولد خدا بخش صاحب عرف خداداد قوم ڈوگر پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک ۲۳۳/ج ب کوٹھی جھنڈا سنگھ (سابق اجمیر ضلع ہوشیار پور) ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں موضع اجمیر ڈاکخانہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور کا مہاجر ہوں۔ مجھے اپنی ملکیت واقعہ سابقہ سکونت کے عوض چک ۲۳۳ ج۔ب کوٹھی جھنڈا سنگھ ضلع لائل پور میں صرف بارہ کنال زرعی اراضی قسم نہری الاٹ ہوئی ہے اور میرا گذارہ اس زمین کی آمدنی پر ہے۔ جس کا زیادہ سے زیادہ اندازہ مبلغ سو روپیہ سالانہ ہے۔ کیونکہ میں نے یہ زمین غلہ بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ میں اکیلا فرد ہوں۔ میری بیوی اور اولاد کوئی نہیں ہے۔ میں اپنی اس آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ ششماہی یا سالانہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتا ہوں تا کہ سند ہے

العبد:۔ نور محمد موصی مذکور ساکن چک ۲۳۳ کوٹھی جھنڈا سنگھ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ مہر علی ولد دل میر قوم ڈوگر احمدی ساکن چک ۲۳۳/ج ب کوٹھی جھنڈا سنگھ تحصیل و ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

نمبر ۱۴۲۶۶:۔ میں سکینہ بی بی زوجہ محمد دین (وزیر آبادی) قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ یا ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چانگریاں ڈاکخانہ پھلوارہ۔ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱)	مکان خام (دو کوٹھڑیاں۔ دالان باورچی خانہ وغیرہ) قیمتی	۴۰۰/-/-
(۲)	زمین ۲ کنال ۱۵ مرلہ (سلہ)	۳۰۰/-/-
(۳)	زمین سفید ۵ مرلہ قریباً (سکہ)	۱۰۰/-/-
(۴)	دیگ ایک عدد	۱۰۰/-/-
(۵)	دیگچے وغیرہ	۴۰/-/-
(۶)	لوٹا پیتل ایک عدد	۴/-/-
(۷)	فرشی دری "	۴۰/-/-
(۸)	گاگر "	۲۰/-/-
(۹)	سینی "	۵/-/-
(۱۰)	صندوق لکڑی دو عدد	۶۰/-/-
(۱۱)	چلمچی ایک عدد	۴/-/-
(۱۲)	تخت پوش "	۳۰/-/-
	میزان	۱۱۰۳-۰-۰

سلہ یہ زمین مجھے اپنے والد صاحب مرحوم کی جائداد میں سے بطور حصہ ورثہ ملی تھی۔ اگرچہ اس کی رجسٹری اپنے خاوند محمد دین صاحب (وزیر آبادی) کے نام کرا دی گئی ہے۔

سکہ اس سفید زمین میں میرے خاوند محمد دین صاحب وزیر آبادی و میرے لڑکوں مسمیان محمد ایوب و محمد داؤد نے اپنے خرچ سے ایک بیٹھک تعمیر کرائی ہے جو میری جائداد میں شامل نہیں اس لئے اس کی وصیت نہیں کی گئی۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری کوشش ہوگی کہ حصہ جائداد کی ادائیگی اپنی زندگی میں کر دوں لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کیا جا سکا تو مطلوبہ رقم کی ادائیگی میرے لڑکے مسمیان محمد ایوب و محمد داؤد کریں گے۔ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ میرے خاوند کے ذمہ میرا حق مہر واجب الادا تھا جو میں نے اپنی خوشی سے اسے معاف کر دیا ہوا ہے اس لئے اس قسم کی وصیت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس جائداد کے علاوہ جس کی وصیت کی گئی ہے اگر میری زندگی میں یا میری زندگی کے بعد کوئی اور میری جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ سکینہ بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد داؤد پسر موصیہ

گواہ شد:۔ محمد ایوب پسر موصیہ

نمبر ۱۴۲۵۱:۔ میں مرزا عبدالمنان احمد ولد مرزا عبدالرحمن صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کراچی ڈاکخانہ نیو ٹاؤن وکٹوریہ روڈ ضلع کراچی صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ماہوار آمد جو کہ ملازمت کے ذریعہ سے ۱۲۰ روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ تین صد روپیہ کے قریب میرا روپیہ امانت فنڈ میں ہے۔ اور ۵۵۰/- روپے کی میں نے ایک کمیٹی ڈالی ہے۔ میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد مرزا عبدالمنان احمد

گواہ شد مرزا محمد لطیف شاہد مبلغ مقیم کراچی۔

گواہ شد سید حضرت اللہ پاشا ایم اے۔ بی ایس سی۔

نمبر ۱۴۲۵۲:۔ میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ امام الدین قوم سیال بال میکر عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن محلہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ ڈاکخانہ گندم منڈی ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یکصد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں جو انشاء اللہ تعالےٰ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد اور پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ نشان انگوٹھا برکت بی بی موصیہ۔

گواہ شد امام الدین خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ بقلم خود علی محمد موصی اصحابی انسپکٹر وصایا سکنہ گھمانوالی ضلع سیالکوٹ

ربوہ میں پروفیسر سٹیک مین کی آمد

(بقیہ صفحہ اوّل)

اب ہم سائنس کے جدید طریقوں کی مدد سے موجودہ پیداوار کو دگنا، تگنا اور چار گنا سے بھی زیادہ بڑھا سکتے ہیں۔ آپ نے اپنے ذاتی تجربات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں نے یہ سب باتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ اور میں نے ذاتی طور پر اس ترقی کا مشاہدہ کیا ہے"۔

آپ نے بیس منٹ کے مختصر وقت میں بہت معلومات افزا تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس۔ سی نے صدر مجلس تھے فرمایا کہ "اکثر لوگ موجودہ یا آئندہ رونما ہونے والی متوقع صورت حال کا حل یہ بتاتے ہیں کہ برتھ کنٹرول کیا جائے تاکہ آبادی میں ترقی کی روک تھام کی جاسکے۔

ہمیں خوشی ہے کہ پروفیسر موصوف نے اس منفی حل کی بجائے ایک صحیح اور قابل عمل حل پیش کیا ہے۔ جو سائنس کی موجودہ ترقی کے پیش نظر عین ممکن ہے"۔

اس تقریب کے بعد پروفیسر سٹاکمین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے بھی ایک مختصر سی ملاقات کی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہمارے کل کے مہمان پروفیسر برونوف اور آج کے مہمان پروفیسر سٹاکمین دونوں کی خدمت میں قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ جسے دونوں نے خوشی سے قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس کا مطالعہ کرکے قرآنی علوم سے استفادہ کریں گے۔

تصحیح الفضل مورخہ ۲۹/۱ میں صوفی دین محمد صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے جس کا نمبر وصیت ۱۲۰۰/۱ شائع ہوا ہے۔ جو غلط ہے اصل نمبر ۱۲۶۰/۱ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

مجموعی بھلائی کے لئے نہایت سود مند ثابت ہوگا۔

"غذائی پیداوار میں اضافہ نہ ہوا تو دو تہائی مخلوق بھوکوں مر جائیگی"

امریکی سائنسدان ڈاکٹر سٹیک مین کا زراعتی کالج کے طلبا سے خطاب

لائل پور ۳۱ جنوری۔ مقامی زراعتی کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے مشہور امریکی سائنسدان ڈاکٹر سٹیک مین نے کل لبرٹی ہال میں کہا "دنیا کی آبادی اس سرعت سے بڑھ رہی ہے کہ اگر غذائی پیداوار میں اضافہ کے لئے مؤثر جدوجہد نہ کی گئی تو دو تہائی انسانی مخلوق کو آئندہ چند برس میں فاقوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ڈاکٹر سٹیک مین نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے عالمی غذائی صورت حال کی وضاحت کی اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سائنس کے تعاون کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا۔ امریکی حکومت غذائی پیداوار بڑھانے کے لئے جدید سائنٹیفک طریقوں سے کام لے رہی ہے۔ تاہم ان مساعی کو زیادہ بہتر بنانا ضروری ہے۔

شمار و اعداد پیش کرتے ہوئے آپ نے کہا "دنیا کی آبادی اس قدر بڑھ رہی ہے کہ اگر ہماری جانب سے غذائی پیداوار میں اضافہ کی مساعی ذرا کم ہو گئیں۔ تو دو تہائی انسانی مخلوق آئندہ چند برس میں فاقوں مر جائے گی۔

آپ نے کہا "غذائی ضروریات میں بچت کی سکیمیں غذائی مسئلہ کا حل نہیں ہیں۔ بلکہ اس مقصد کے لئے ان سائنسی ذرائع کو استعمال کرنا چاہیئے جس سے صلاحیت کار بڑھ جاتی ہے۔

آپ نے سائنس والوں سے اپیل کی کہ وہ زرعی مشکلات اور [illegible] فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں اور بیماریوں کے انسداد کی مہم میں معاشرہ سے پورا تعاون کریں۔ آپ نے کہا سائنس والوں کا یہ تعاون انسانیت کی